مولانا محمد اکرم مدنی ﷾
(مدرس جامعہ سلفیہ)

ترجمۃ القرآن الکریم

اعمال صالحہ کی قدردانی

قولہ تعالیٰ؛. فمن یعمل من الصالحات وھو مومن فلا کفران لسعیہ وانا لہ کاتبون (سورۃ انبیاء آیت 94)

ترجمہ؛ پس جو شخص صالح اعمال کرتا ہے اور وہ مومن ہے تو اس کی کوشش کی ناقدری نہیں کی جائے گی۔ یقیناً ہم اس کے ہر عمل کو لکھنے والے ہیں۔

تفسیر؛ قرآن حکیم میں ایمان کی حالت میں اعمال صالحہ کی اہمیت وفضیلت کا بار بار تذکرہ کیا گیا ہے اور مذکورہ آیت میں (وھو مومن) کی قید سے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ ایمان کے بغیر کوئی عمل صالح اللہ کے ہاں اجر وثواب کا باعث نہیں بنے گا۔ ایمان کے ساتھ اگر کوئی انسان نیک عمل کرتا ہے اور وہ عمل چاہے چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کے ہاں اس کی بڑی قدر ومنزلت ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ (الزلزال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

لاتحقرن من المعروف شیئا ولو ان تلقی اخاک بوجہ طلق. (مسلم)

حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ مجھے نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ کسی نیکی کو حقیر نہ جھیئے اگر چہ آپ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملیں (تو یہ بھی اہم نیکی ہے)

اس طرح ”متفق علیہ حدیث ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ الایمان بضع و سبعون او بضع و ستون شعبۃ فا فضلھا قول لا الہ الا اللہ وادناھا اماطۃالاذیٰ من الطریق . والحیاء شعبۃ من الایمان) ایمان کی ستر یا ساٹھ سے زائد شاخیں ہیں جن میں سے افضل ترین لاالہ الا اللہ کا اقرار کرنا ہے۔ جبکہ ادنیٰ ترین ایمان کی شاخ کسی تکلیف دہ چیز کا راستہ سے ہٹا دینا ہے۔ اور شرم وحیاء بھی ایمان کی چیز ہے (باقی صفحہ نمبر 67)

ترجمۃ الحدیث

صحابہ کرام میں اعمال صالحہ میں مسابقت کا جذبہ

عن عمر رضی اللہ عنہ قال امرنارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتصدق و وافق ذالک عندی مالا فقلت الیوم اسبق ابابکر ان سبقتہ یوما قال فجئت بنصف مالی فقا ل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لا ھلک فقلت مثلہ' واتیٰ ابو بکر بکل ما عندہ فقال یا ابابکر ما ابقیت لاھلک فقال ابقیت لھم اللہ و رسولہ قلت لا اسبقہ الی شیئی ابدا. (ترمذی' ابو داؤد' بحوالہ مشکوۃ ج ۲ مناقب صحابہ)

ترجمہ؛۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا (ایک موقعہ پر) ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے راستے میں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ اور اتفاقا اس وقت میرے پاس بہت مال تھا۔ لہٰذا میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر میں کسی دن ابوبکر صدیق سے مال خرچ کرنے میں سبقت لے جا سکتا ہوں تو وہ آج کا دن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے آدھا مال لاکر آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو میں نے کہا جتنا لایا ہوں اتنا میں گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر تشریف لائے ان کے پاس جو کچھ تھا وہ سب لائے اور آپ کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا۔ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا۔ میں ان کے لئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کی محبت ورضا) کو چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر میں کبھی بھی سبقت نہیں لے جاسکوں گا۔

قارئین کرام؛ مذکورہ حدیث سے (باقی صفحہ نمبر 67)